

صرف و نحو

ہر زبان کے لیے کچھ اصول اور قوانین ہوتے ہیں جن سے اس زبان کو صحیح طور سے سیکھا اور استعمال کیا جاسکتا ہے۔ اسی طرح اردو زبان کے بھی کچھ اصول ہیں جنہیں اگر اس بات کو مدد کہا جاتا ہے۔ ان کے جاننے سے ہم اردو زبان کو لکھ لکھ بول اور سمجھ سکتے ہیں۔
قواعد کے دو حصے ہیں۔ (۱) حصہ صرف (۲) حصہ نحو

صرف : قواعد کا وہ حصہ ہے جس میں الفاظ سے بحث کی جاتی ہے یعنی یہ لفظ واحد ہے یا جمع، مذکر ہے یا مؤنث، اسم ہے یا فعل اور یا حرف ہے۔ اس حصہ قواعد میں صرف کلمات والفاظ ہی موضوع بحث ہوتے ہیں۔
نحو : قواعد یا کرام کا وہ حصہ ہے جس میں مرکب جملوں اور عبارتوں سے بحث کی جاتی ہے۔

﴿..... حصہ صرف.....﴾

لفظ : انسان اپنی زبان سے جو کچھ بولا جائے لفظ کہتے ہیں جیسے : کتاب۔ قلم۔ پانی۔ روٹی۔

لفظ کی قسمیں

(۱) لفظ موضوع (۲) لفظ مہمل

لفظ موضوع : وہ لفظ جس کے کچھ معنی ہوں اسے لفظ موضوع کہتے ہیں۔ مثلاً میز۔ کمانا۔
لفظ مہمل : وہ لفظ ہے جس کے کچھ معنی نہ ہوں جیسے : وقاب۔ روٹی۔ دانہ۔

لفظ موضوع کی قسمیں

(۱) کلمہ (۲) کلام

کلمہ : اکیسے یا معنی لفظ کو کلمہ کہتے ہیں۔ جیسے : سب۔ آیا۔ گھر۔
کلام : دو یا دو سے زیادہ معنی لفظوں کے مجموعے کو کلام یا مرکب کہتے ہیں۔ جیسے : نیک لڑکا۔ طاہر نیک ہے۔

کلمہ کی قسمیں

(۱) اسم (۲) فعل (۳) حرف

اسم : وہ کلمہ ہے جو کسی شخص کسی جگہ یا کسی چیز یا کیفیت کا نام ہو جیسے : محمود۔ لاہور۔ چکسایا نام کی جگہ استعمال ہو مثلاً دو۔ وہاں۔

فعل : وہ کلمہ ہے جس سے کسی کام کا کرنا یا ہونا معلوم ہو جیسے : آیا۔ جانا تھا۔ لکھے گا۔

حرف : وہ کلمہ جو ایسا تو کچھ معنی نہ دے لیکن دوسرے کلمات کے ساتھ مل کر معنی دے اور ان میں تعلق بھی پیدا کرے جیسے : میں گھر سے

اسم کی قسمیں

(۱) اسم ذات (۲) اسم صفت

اسم ذات : وہ اسم ہے جو کسی وجود اور حقیقت کو ظاہر کرے جیسے : محمود۔ قلم۔ دیوار۔
اسم صفت : وہ اسم ہے جو کسی کی اچھی یا بری حالت ظاہر کرے جیسے : نیک لڑکی۔ تیز گھوڑا۔ یہاں "نیک" اور "تیز" اسم صفت ہیں۔

اسم کی استعمال کے لحاظ سے قسمیں

(۱) اسم معرفہ (۲) اسم نکرہ

اسم معرفہ : وہ اسم ہے جو کسی خاص چیز، شخص یا جگہ کے خاص نام کو ظاہر کرے۔ جیسے : کوہ ہمالیہ، بانگ درا، لاہور، محمود۔ اسم معرفہ
اسم نکرہ : وہ اسم ہے جو کسی عام چیز، شخص یا جگہ کے عام نام کو ظاہر کرے۔ جیسے : پہاڑ، کتاب، شہر، آدمی۔ اسم نکرہ کو اسم عام بھی کہتے ہیں۔

اسم معرفہ کی قسمیں

(۱) اسم علم (۲) اسم ضمیر (۳) اسم اشارہ (۴) اسم موصول

اسم علم : وہ اسم ہے جو کسی شخص کے خاص نام کو ظاہر کرے جیسے : شاعر مشرق، غالب، مشواہن قاسم، شمس العلماء۔

اسم علم کی قسمیں

(۱) خطاب (۲) لقب (۳) تخلص (۴) کنیت (۵) عرف

خطاب : وہ اسم معرفہ ہے جو کسی خوبی کی وجہ سے حکومت کی طرف سے دیا جائے جیسے : رستم زماں، شمس العلماء، خان بہادر۔

لقب : وہ اسم معرفہ جو کسی خوبی کی وجہ سے قوم کی طرف سے دیا جائے جیسے : موسیٰ کلیم اللہ، عیسیٰ روح اللہ، قائد اعظم، قائد ملت۔

تخلص : وہ مختصر نام جو شاعر حضرات اپنے اشعار میں استعمال کے لیے رکھ لیتے ہیں جیسے : ابراہیم ذوق، مسد اللہ خاں غالب۔

الطاف حسین حالی۔ ان میں ذوق، غالب اور حالی تخلص ہیں۔

کنیت : وہ اسم ہے جو باپ ماں یا بیٹے یا اور کسی تعلق کی وجہ سے پکارا جائے جیسے ابن خطاب، ابن مریم، ابوالقاسم، ابوتراب۔ ان میں

ابن خطاب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی کنیت ہے۔ ان کے والد خطاب کی وجہ سے۔ ابن مریم عیسیٰ علیہ السلام کی کنیت ہے۔ حضرت مریم

ان کی والدہ کی وجہ سے۔ ابوالقاسم حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کنیت ہے۔ ابوتراب حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی کنیت ہے۔

اسم عرف : وہ اسم ہے جو یا تو والدین بچپن ہی سے بچے کا پیار سے ایک نام رکھ دیتے ہیں یا اصل نام بگڑ کر یا پھر کسی انسانی خوبی یا نقص کی

وجہ سے اس کا کوئی ایک نام مشہور ہو جاتا ہے جیسے : بچو، مٹھو، چندا، مون، جاوید سے جبیدا، رشید سے شیدا، اکرم سے اکی، بگایا بگو، لنگڑا،

گوٹکا، چھوڑو، لبو، وغیرہ۔

اسم ضمیر : وہ اسم ہے جو کسی دوسرے اسم کی جگہ استعمال کیا جائے جیسے : ندیم آیا اس نے سبق پڑھایا اور وہ چلا گیا۔ اس میں "اس" اور

”وہ“ دونوں ضمیریں ہیں جو ندیم کی جگہ استعمال ہوئی ہیں۔ ضمیر جس کی جگہ استعمال ہوتی ہے اسے ”مرجع“ کہتے ہیں۔

اسم ضمیر کی قسمیں

(۱) ضمیر فاعلی (۲) ضمیر مفعولی (۳) ضمیر اضافی۔

ضمیر فاعلی : وہ ضمیر ہے جو کسی فعل کا فاعل بن رہی ہو وہ یہ ہیں:

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
وہ۔ اس	انھوں	تو	تم	میں	ہم

ضمیر مفعولی : وہ ضمیر جو مفعول کی جگہ استعمال ہوتی ہے وہ یہ ہیں:

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
اسے	انھیں	تجھے	تسہیں	مجھے	ہمیں

ضمیر اضافی : وہ ضمیر ہے جو مضاف الیہ بن کر استعمال ہو وہ یہ ہیں:

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
اس کا	ان کا	تیرا / تیری	تمہارا / تمہاری	میرا / میری	ہمارا / ہماری

اسم موصول : وہ اسم ہے جسے کسی جملے کے ساتھ لگائے بغیر اس کے معنی سمجھ میں نہ آئیں وہ یہ ہیں: جو۔ جو کوئی۔ جس۔ جسے۔ جنہوں۔ جنہیں۔ جو کچھ۔ جو چیز۔

اسم اشارہ : وہ اسم ہے جس سے کسی چیز کی طرف اشارہ کیا جائے وہ یہ ہیں: وہ۔ یہ۔

”وہ“ دور کی چیز کے لیے اور ”یہ“ نزدیک کی چیز کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔ جس چیز کی طرف اشارہ کیا جائے اسے اشارہ

الیہ کہتے ہیں۔ جیسے: وہ لڑکا۔ یہ کتاب۔ یہاں ”وہ“ اور ”یہ“ اسم اشارہ ہیں۔ لڑکا اور کتاب اشارہ الیہ۔

نوٹ : یہ بات ذہن نشین رہے کہ ”وہ“ اور ”یہ“ بطور ضمیر واحد غائب بھی استعمال ہوتے ہیں۔ اس حالت میں انھیں ضمیر اشارہ کہتے

ہیں۔ دونوں میں یہ فرق ہے کہ جب ”وہ“ اور ”یہ“ اسم اشارہ کے طور پر استعمال ہوتے ہیں تو اسم اشارہ پہلے اور اشارہ الیہ بعد میں آتا ہے

لیکن ضمیر اشارہ کی صورت میں ان کے اشارہ الیہ کا جسے مرجع کہا جاتا ہے ”وہ“ اور ”یہ“ سے پہلے ذکر کیا جاتا ہے۔ نیز یہ بھی یاد رہے کہ اسم ضمیر

اسم اشارہ اور اسم موصول کو اسم معرفہ کی قسموں میں شمار کیا جاتا ہے کیونکہ اسم ضمیر اسم اشارہ اور اسم موصول کو جن اسموں سے تعلق ہوتا ہے معرفہ

بن جاتے ہیں۔ جیسا کہ اوپر کی مثالوں سے ظاہر ہے۔

اسم نکرہ : وہ اسم ہے جو کسی عام شخص یا جگہ اور چیز کے لیے بولا جائے۔ جیسے: آدمی۔ مدرسہ۔ آم۔

اسم نکرہ کی قسمیں

(۱) اسم آلہ (۲) اسم صوت (۳) اسم تفسیر یا معنی (۴) اسم مکمل (۵) اسم ظرف

اسم آلہ : وہ اسم نکرہ ہے جو کسی اوزار یا ہتھیار کو ظاہر کرے جیسے: چاقو۔ قینچی۔ چھری۔ تلوار۔ بندوق۔ عربی اور فارسی کے اسم آلہ بھی اردو میں استعمال ہوتے ہیں جیسے: مقیاس الحرارة (تھرمامیٹر) مسواک۔ مقرر (قینچی) مسطر (فٹ رول یا پیمانہ)۔ قلم تراش (چاقو) وغیرہ۔
اسم صوت : وہ اسم نکرہ ہے جو کسی آواز کو ظاہر کرے جیسے: سائیں سائیں (ہوا کی آواز)۔ کائیں کائیں (کوئے کی آواز)۔ چھم چھم (بارش کی آواز)۔ غمرغموں (کیوتر کی آواز)۔ ٹن ٹن (گھنٹے کی آواز)۔ کوکو (کوئل کی آواز)۔

اسم مصغر یا تصغیر : وہ اسم نکرہ ہے جو کسی چیز کا چھوٹا پن ظاہر کرے جیسے: دیگچی۔ باغیچہ۔ پیالی۔ خالچہ (چھوٹا قالین)۔ بچوگلڑا۔ ڈھولک۔ مرد۔ پگڑی۔ مکھڑا۔

اسم مکبر : وہ اسم نکرہ ہے جو کسی چیز کا بڑا پن ظاہر کرے جیسے: شہنشاہ۔ شاہوت۔ شہتیر۔ شاہ رگ۔ شاہ سوار۔ شہ زور۔ شہ پر (بڑا پر)۔ پگڑ۔ گھڑ۔ بنگر۔ چھتر۔ شاہ کار۔

اسم ظرف : وہ اسم نکرہ ہے جس سے کوئی جگہ یا وقت ظاہر ہو جیسے: دفتر۔ سکول۔ کارخانہ۔ صبح۔ شام۔ آج۔ کل۔

اسم ظرف کی قسمیں۔

(۱) ظرف مکان (۲) ظرف زمان

ظرف مکان : وہ اسم نکرہ جو کسی جگہ کو ظاہر کرے جیسے: مسجد۔ مدرسہ۔ گھر۔ شیشن۔ سبزی منڈی۔ نمکدان۔ شفاخانہ۔ عید گاہ۔ کتب خانہ۔ تار گھر۔ ڈاک خانہ۔

ظرف زمان : وہ اسم نکرہ جو کسی وقت کو ظاہر کرے جیسے: صبح۔ شام۔ دوپہر۔ رات۔ دن۔ سال۔ مہینہ۔ ہفتہ۔ منٹ۔ سیکنڈ۔ آج۔ کل۔

اسم کی بناوٹ کے اعتبار سے قسمیں

(۱) اسم جامد (۲) اسم مصدر (۳) اسم مشتق

اسم جامد : وہ اسم ہے جو نہ خود کسی اسم سے بنا ہو اور نہ اس سے کوئی دوسرا اسم بنے جیسے: اینٹ۔ درخت۔ چٹان۔ دولت۔ چٹائی۔

اسم مصدر : وہ اسم ہے جو خود تو کسی سے نہ بنے لیکن اس سے بہت سے اسم اور فعل بنیں جیسے: لکھنا۔ سے لکھنے والا۔ لکھنا وغیرہ۔

اردو زبان میں ”نا“ مصدر کی علامت ہے مثلاً اٹھنا۔ بیٹھنا۔ جاگنا۔ لیکن کچھ الفاظ ایسے بھی ہیں جن کے آخر میں ”نا“ آتا ہے

لیکن وہ مصدر نہیں ہوتے۔ جیسے: گنا۔ کانا۔ نانا۔ پرانا۔ بچھونا (بستر)۔ پھونا۔ تانا۔ بانا۔ سونا (دھات) یہ مصدر نہیں ہیں۔

مصدر کی قسمیں

(۱) مصدر مفرد (۲) مصدر مرکب (۳) مصدر لازم (۴) مصدر متعدی

مصدر مفرد : وہ اسم جو شروع ہی سے مصدر کے معنی میں استعمال ہوتا ہے جیسے: آنا۔ جانا۔ پڑھنا۔ لکھنا۔ کہنا۔

مصدر مرکب : وہ اسم ہے جو کسی مصدر کے شروع میں کوئی لفظ لگا کر دوسرا مصدر بنا لیتے ہیں اسے مصدر مرکب کہتے ہیں جیسے: قے

آنا۔ بہک جانا۔ کلمہ پڑھنا۔ قصیدہ لکھنا۔ سچ کہنا وغیرہ۔

مصدر لازم : وہ مصدر ہے جس سے بنے ہوئے تمام افعال لازم ہوں۔ وہ فعل جو صرف فاعل کو چاہے فعل لازم کہلاتا ہے۔ جس مصدر سے یہ

فعل بنے گا وہ مصدر بھی لازم ہوگا جیسے: آنا۔ جانا۔ چلنا۔ دوڑنا۔ ہنسنا۔ رونا۔ بھاگنا۔ سونا۔ جاگنا۔ چھلنا۔ کودنا وغیرہ سب مصدر لازم ہیں۔
مصدر متعدی: وہ مصدر ہے جس سے متعدی افعال بنتے ہیں اور متعدی فعل وہ ہے جو فاعل کے علاوہ مفعول کو بھی چاہے۔ جن مصادر سے یہ متعدی افعال بنیں گے وہ مصدر متعدی ہوں گے جیسے: لکھنا۔ پڑھنا۔ کھانا۔ پینا۔ پیٹنا۔ دوڑانا۔ رانا۔ بھگانا۔ اچھالنا۔ دیکھنا۔ سننا وغیرہ سب مصدر متعدی ہیں۔

- نوٹ:** یہ یاد رہے کہ مصدر لازم کو مصدر متعدی بنا لیتے ہیں جس کے مندرجہ ذیل طریقے ہیں۔
- ۱۔ مصدر لازم کی ”نا“ سے پہلے ”الف“ لگا دینے سے مصدر متعدی بن جاتا ہے جیسے: چلنا مصدر لازم سے ”چالانا“ مصدر متعدی بن جائے گا۔ ہنسنا مصدر لازم سے ”ہنسانا“ مصدر متعدی بن جائے گا۔
 - ۲۔ مصدر لازم کے دوسرے حرف کے بعد ”الف“ لگا دینے سے مصدر متعدی بن جاتا ہے۔ جیسے: اچھلنا سے ”اچھالنا“ مصدر متعدی بن جاتا ہے۔
 - ۳۔ مصدر لازم کے دوسرے حرف کے بعد ”ی“ لگا دینے سے مصدر متعدی بن جاتا ہے۔ جیسے: سننا سے ”سنینا“، سکڑنا سے ”سکڑینا“
- اسم مشتق:** وہ اسم ہے جو خود تو مصدر وغیرہ سے بنے لیکن اس سے پھر کوئی لفظ نہ بنے جیسے: لکھنا سے لکھنے والا، لکھنے والی، لکھا ہوا، لکھنا ہوا، الفاظ بنتے ہیں لیکن آگے ان سے کوئی لفظ نہیں بنتا۔

اسم مشتق کی قسمیں

- (۱) اسم فاعل (۲) اسم مفعول (۳) اسم حالیہ (۴) اسم حاصل مصدر (۵) اسم معاوضہ
- اسم فاعل: وہ اسم مشتق ہے جو کسی فاعل کو ظاہر کرے جیسے: دسم لکھنے والا۔ مقیم پڑھنے والا۔ ان میں دسم کو لکھنے والا اور مقیم کو پڑھنے والا کہہ کر دونوں کا فاعل ہونا ظاہر کیا ہے اس لیے لکھنے والا اور پڑھنے والا اسم فاعل کہلاتے ہیں۔
- اسم فاعل کی قسمیں —

(۱) اسم فاعل قیاسی (۲) اسم فاعل سماعی

- اسم فاعل قیاسی: وہ اسم ہے جو قاعدے کے مطابق مصدر سے بنایا جائے جیسے: لکھنے والا۔ پڑھنے والا۔
- اسم فاعل قیاسی بنانے کا طریقہ: مصدر کے آخر سے ”الف“ بنا کر مذکر کے لیے ”ے“ والا اور مؤنث کے لیے ”ی“ والی لگا دینے سے اسم فاعل بن جاتا ہے جیسے: پڑھنا سے پڑھنے والا اور پڑھنے والی۔ لکھنا سے لکھنے والا اور لکھنے والی۔
- اسم فاعل سماعی بنانے کا طریقہ: اس اسم فاعل کے بنانے کا کوئی خاص طریقہ نہیں بلکہ اہل زبان سے مختلف علامتوں کے لگانے سے اسم فاعل بنایا جاتا مفعول ہے۔ جیسے: ٹھیکیرا۔ لکڑہارا۔ رکھوالا۔ حلوائی۔ دھوبی۔ موچی۔ جوہری۔ سار۔ پجاری۔ بھکاری۔ بھٹیاری۔ سپیرا۔ گھیاری۔ ڈاکو۔ جیب کترا۔ چور۔ ڈاکیا۔ کھلاڑی۔ گویا۔
- فارسی کے اسم فاعل بھی اردو میں مستعمل ہیں مثلاً راہ بر۔ راہ نما۔ سرمایہ دار۔ کتب فروش۔ خیر خواہ۔ باغبان۔ توجی۔ طلب گار۔ باشندہ۔ دانش ور۔ جادوگر۔ گھڑی ساز۔ خدمت گار۔ پرہیز گار۔

جیو پریکاش

اسم فاعل اور فاعل میں فرق

اسم مفعول کی قسمیں

اسم مفعول اور مفعول میں فرق

۲۔ اسم مفعول مصدر وغیرہ سے بنایا جاتا ہے لیکن مفعول بنایا نہیں جاتا۔

۳۔ اسم مفعول کو مفعول کی جگہ استعمال کر سکتے ہیں لیکن مفعول کسی اسم مفعول کی جگہ استعمال نہیں ہو سکتا جیسے: میں نے لکھا ہوا پڑھا۔
بچہ پڑھا ہوا بھول گیا۔ ان جملوں میں لکھا ہوا، پڑھا ہوا دونوں اسم مفعول ہیں جو مفعول کی جگہ استعمال ہوئے ہیں۔

اسم حالیہ

اسم حالیہ: وہ اسم مشتق ہے جو کسی فاعل یا مفعول کی حالت بیان کرے جیسے: نعیم ہنستا ہوا آیا۔ وسیم نے کامران کو پڑھتے ہوئے دیکھا۔
پہلے جملے میں ”ہنستا ہوا“ فاعل نعیم کی حالت بیان کر رہا ہے۔ دوسرے جملے میں ”پڑھتے ہوئے“ کامران جو کہ مفعول ہے کی حالت بیان کر رہا ہے لہذا ”ہنستا ہوا اور پڑھتے ہوئے“ دونوں اسم حالیہ ہیں۔

اسم حالیہ بنانے کا طریقہ: مصدر کے آخر سے ”نا“ ہٹا کر ”تا ہوا“ لگا دینے سے اسم حالیہ بن جاتا ہے جیسے: لکھنا سے لکھتا ہوا، لکھتی ہوئی۔ پڑھنا سے پڑھتا ہوا اور پڑھتی ہوئی اسم حالیہ ہیں۔

خط لکھا۔

پڑھی ہوئی

حاصل مصدر

حاصل مصدر: وہ اسم مشتق ہے جو مصدر تو نہ ہو لیکن معنی اور اثر مصدر کا ظاہر کرے مثلاً آہٹ (آنا) لڑائی (لڑنا) دباؤ (دبانا)۔
چنانچہ آہٹ، لڑائی، دباؤ حاصل مصدر ہیں۔

حاصل مصدر بنانے کے طریقے:

۱۔ بعض مصدروں کے آخر سے ”الف“ ہٹا کر جو باقی رہے وہ حاصل مصدر بن جاتا ہے جیسے: جلنا سے جلن۔ چلنا سے چلن۔ دکھنا سے دکھن۔ لگانا سے لگن۔ چھیننا سے چھین۔

۲۔ بعض مصدروں کے آخر سے ”نا“ ہٹا کر باقی جو رہے وہ حاصل مصدر بن جاتا ہے جیسے: دوڑنا سے دوڑ۔ چاہنا سے چاہ۔ بھاگنا سے بھاگ۔ دکھنا سے دکھ حاصل مصدر ہیں۔

۳۔ بعض مصدروں کے آخر سے ”نا“ ہٹا کر ”و“ لگا دینے سے حاصل مصدر بن جاتا ہے جیسے: دبانا سے دباؤ۔ جھکانا سے جھکاؤ۔ بہانا سے بہاؤ۔ لگانا سے لگاؤ۔

۴۔ بعض مصدروں کے آخر سے ”نا“ ہٹا کر ”وٹ“ لگا دینے سے حاصل مصدر بن جاتا ہے جیسے: ملانا سے ملاوٹ۔ گرانا سے گراوٹ۔ بنانا سے بناوٹ۔ سجانا سے سجاوٹ۔

۵۔ بعض مصدروں کے آخر سے ”نا“ ہٹا کر ”ہٹ“ لگا دینے سے حاصل مصدر بن جاتا ہے جیسے: گھبرانے سے گھبراہٹ۔ مسکرانے سے مسکراہٹ۔ آنا سے آہٹ۔

۶۔ بعض مصدروں کے آخر سے ”نا“ ہٹا کر ”ائی“ لگا دینے سے حاصل مصدر بن جاتا ہے جیسے: لڑنا سے لڑائی۔ رنگنا سے رنگائی۔ پڑھنا سے پڑھائی۔ لکھنا سے لکھائی۔ پڑنا سے پڑائی۔

۷۔ لڑکپن۔ بچپن۔ اپنائیت۔ چاہت۔ چال یہ سب حاصل مصدر ہیں۔

۸۔ فارسی کے حاصل مصدر اردو میں بھی حاصل مصدر ہی شمار ہوں گے جیسے: گفتگو۔ جستجو۔ آمد و رفت۔ آزمائش۔ پیمائش وغیرہ۔

۹۔ عربی کے حاصل مصدر اردو میں بھی حاصل مصدر کے طور پر ہی استعمال ہوں گے جیسے: شرافت۔ جہالت۔ حماقت۔ علم۔ عمل وغیرہ۔

اسم معاوضہ

اسم معاوضہ : وہ اسم مشتق ہے جو کسی کام یا کسی خدمت کی اجرت اور بدلے کے معنی دے مثلاً پسوائی۔ دھلائی۔
اسم معاوضہ بنانے کا طریقہ : مصدر کے آخر سے "تا" بنا کر "ائی" لگا دینے سے اسم معاوضہ بن جاتا ہے جیسے : رنگوانا سے رنگوائی۔ لگوانا سے لگوائی۔ دھلانا سے دھلائی۔ اٹھوانا سے اٹھوائی۔ پھوانا سے پھوائی وغیرہ۔

اسم صفت

اسم صفت : وہ اسم ہے جس سے کسی کی اچھی یا بری حالت ظاہر کی جائے مثلاً نیک لڑکا، اونچی دیوار۔ ان میں نیک اور اونچی اسم صفت ہیں۔ جس کی اچھی یا بری حالت ظاہر کی جائے اسے اسم موصوف کہتے ہیں جیسے : اوپر کی مثالوں میں لڑکا اور دیوار اسم موصوف ہیں۔

اسم صفت کی قسمیں

(۱) صفت اصلی (۲) صفت نسبتی

۱۔ صفت اصلی : وہ اسم ہے جو زبان میں شروع سے کسی کی اچھائی یا برائی بیان کرنے کے لیے استعمال کیا جائے جیسے : اچھا۔ برا۔ نیک۔ بد۔ تیز۔ سست۔

صفت اصلی کے درجے

(۱) صفت نفسی (۲) صفت بعض (۳) صفت کل

صفت نفسی : وہ اسم صفت ہے جس سے کسی کی حالت کسی دوسرے اسم سے بغیر مقابلہ کے ظاہر کی جائے جیسے : اچھا۔ برا۔ اونچا۔ نیچا وغیرہ۔
صفت بعض : وہ اسم صفت ہے جس سے کسی ایک کو دوسرے سے بڑھایا جائے مثلاً اس سے اونچا۔ نیک تر۔
صفت کل : وہ اسم صفت ہے جس سے ایک کو دوسرے سب سے بڑھایا جائے جیسے سب سے اونچا۔ بلند ترین۔ نیک ترین۔

۲۔ صفت نسبتی : وہ اسم صفت ہے جو صفت تو نہ ہو لیکن محض تعلق کی وجہ سے صفت کے معنی ظاہر کرے جیسے : لاہوری نمک، عربی آدی۔ ان دونوں میں لاہوری کا لفظ لاہور سے اور عربی کا لفظ عرب سے تعلق ظاہر کرنے کی وجہ سے صفت نسبتی کہلاتے ہیں۔

صفت نسبتی بنانے کے طریقے

- ۱۔ بعض اسموں کے آخر میں "ی" لگا دینے سے صفت نسبتی بن جاتی ہے جیسے : لاہور سے لاہوری، ملتان سے ملتان، قصور سے قصوری۔
- ۲۔ اگر کسی اسم کے آخر میں "الف۔ ہ۔ ی" ہوں تو الف، ہ اور ی کو "و" سے تبدیل کر کے "ی" نسبتی لگائی جائے گی جیسے : بھیرہ سے بھیری، ڈسکہ سے ڈسکوی، گولڑہ سے گولڑوی صفت نسبتی بنائی جائے گی۔
- ۳۔ بعض اسموں کے آخر میں "انہ" لگا دینے سے صفت نسبتی بن جاتی ہے جیسے : شاگرد سے شاگردانہ، استاد سے استادانہ، عالم سے عالمانہ۔
- ۴۔ بعض اسموں کے آخر میں "ائی" لگا دینے سے صفت نسبتی بن جاتی ہے جیسے : نور سے نورانی، روح سے روحانی۔
- ۵۔ بعض اسموں کے آخر میں "ین" لگا دینے سے صفت نسبتی بن جاتی ہے جیسے : رنگ سے رنگین، سنگ (پتھر) سے سنگین، نمک سے نمکین۔

۱۔ مکہ اور مدینہ کی صفت نسبتی خلاف قیاس مکہ سے مکی اور مدینہ سے مدنی استعمال کی جاتی ہے۔
 ۲۔ مندرجہ ذیل الفاظ صفت نسبتی ہیں: میالا۔ جیالا۔ شرمیلا۔ رنگیلا۔ زہریلا وغیرہ۔

صفت مشبہ

صفت مشبہ: ایسا اسم صفت جو موصوف کی ذات اور حقیقت سے تعلق رکھے جیسے: شریف۔ بخیل۔ رذیل۔ سرخ۔ سیاہ۔ یہ صفت موصوف کی ذات میں مستقل رہتی ہے اسے صفت ذاتی بھی کہتے ہیں۔

واحد اور جمع

واحد: وہ اسم ہے جو ایک چیز کے لیے بولا جائے۔ مثلاً لڑکا، بچہ۔
 جمع: وہ اسم ہے جو ایک سے زیادہ چیزوں کے لیے بولا جائے۔ مثلاً لڑکے، بچے۔

اردو جمع بنانے کے طریقے

- ۱۔ بعض اسموں کے آخر میں ”ے“ لگا دینے سے واحد سے جمع بن جاتی ہے جیسے: لڑکے لڑکے، گدھا گدھے۔
- ۲۔ بعض اسموں کے آخر میں ”یں“ لگا دینے سے جمع بن جاتی ہے جیسے: بھینس سے بھینسیں، میز سے میزیں۔
- ۳۔ بعض اسموں کے آخر میں ”اں“ لگا دینے سے جمع بن جاتی ہے جیسے: کرسی سے کرسیاں، لڑکی سے لڑکیاں، بکری سے بکریاں۔
- ۴۔ کنواں کی جمع کنوئیں اور کنوؤں۔ گاؤں کی جمع گاؤں۔ دھواں کی جمع دھوؤں اور دھوئیں استعمال ہوتی ہیں۔

عربی جمع

اردو زبان میں عربی الفاظ اور ان کی عربی جمع کثرت سے استعمال ہوتی ہیں۔ عربی میں جمع کے لیے وزن مقرر ہیں، جو اسم اس وزن پر آئے گا وہ جمع بن جائے گا چنانچہ چند اوزان درج ذیل ہیں۔

وزن - أفعال

واحد	معنی	جمع	واحد	معنی	جمع	واحد	معنی	جمع
فعل	کرتا	أفعال	نور	روشنی	أنوار	عمل	کام کرتا	أعمال
حکم	حکم	أحكام	لطف	مہربانی کرتا	ألطاف	جنس	اناج۔ قسم	أجناس
موج	لہر	أمواج	ذکر	یاد کرتا	أذکار	موت	مرتا	أموات
شغل	دھندا	أشغال	عضو	بدن کا حصہ	أعضاء	خلق	عادت	أخلاق
صاحب	والا۔ مالک	أصحاب	الم	دکھ	آلام	نوع	قسم	أنواع
حال	حالت	أحوال	شجر	درخت	أشجار	لفظ	لفظ	ألفاظ
حجر	پتھر	أحجار	صوت	آواز	أصوات			

فعل کی قسمیں

(۱) فعل ماضی (۲) فعل حال (۳) فعل مستقبل (۴) فعل مضارع (۵) فعل امر (۶) فعل نہی (۷) فعل لازم (۸) فعل متعدی (۹) فعل معروف (۱۰) فعل مجهول (۱۱) فعل تام (۱۲) فعل ناقص
یہ یاد رہے کہ فعل کے لیے فاعل کی بھی مختلف حالتیں ہوتی ہیں مثلاً غائب۔ حاضر۔ متکلم اور پھر واحد ہوگا یا جمع ہوگا چنانچہ فعل کی چھ صورتیں اور درجے ہو جائیں گے جیسے:

(۱) واحد غائب (۲) جمع غائب (۳) واحد حاضر (۴) جمع حاضر (۵) واحد متکلم (۶) جمع متکلم
ان درجوں کو صیغے کہتے ہیں کسی فعل کو ان صیغوں میں تبدیل کرنا گردان کہلاتا ہے۔

فعل ماضی : وہ فعل ہے جس سے کسی کام کا کرنا یا ہونا گزرے ہوئے زمانے میں معلوم ہو جیسے: ندیم گیا۔ فریدہ خط لکھتی تھی۔

فعل ماضی کی قسمیں

(۱) ماضی مطلق (۲) ماضی قریب (۳) ماضی بعید (۴) ماضی شکہ (۵) ماضی تنائی (۶) ماضی استمراری

(۱) ماضی مطلق : وہ فعل ہے جس میں کسی کام کا کرنا یا ہونا صرف گزرے ہوئے زمانے میں معلوم ہو لیکن یہ معلوم نہ ہو کہ گزرا ہوا زمانہ کتنا
نزدیک کا ہے یا دور کا۔ مثلاً وہ آیا۔ تم گئے۔

ماضی مطلق بنانے کے طریقے: ۱۔ بعض مصدروں کے آخر سے ”نا“ ہٹا کر ”الف“ لگا دینے سے ماضی مطلق بن جاتی ہے جیسے:

لکھنا سے لکھا۔ پڑھنا سے پڑھا۔ دوڑنا سے دوڑا۔ لکھا پڑھا اور دوڑا ماضی مطلق ہے۔

۲۔ بعض مصدروں کے آخر سے ”نا“ ہٹا کر ”یا“ لگا دینے سے ماضی مطلق بن جاتی ہے جیسے:

کھانا سے کھایا۔ رونا سے رویا۔ آنا سے آیا۔ کھایا رویا اور آیا ماضی مطلق ہے۔

۳۔ جانا اور کرنا مصدر کی ماضی مطلق ان کے خلاف آتی ہے جانا سے ”گیا“ ماضی مطلق ہے اور کرنا سے ”کیا“ ماضی مطلق ہے۔

”لکھنا“ مصدر سے ماضی مطلق کی گردان

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
اس نے لکھا	انھوں نے لکھا	تُو نے لکھا	تم نے لکھا	میں نے لکھا	ہم نے لکھا
"	"	"	"	"	"

(۲) ماضی قریب : وہ فعل ہے جس سے کسی کام کا کرنا یا ہونا نزدیک کے گزرے ہوئے زمانے میں معلوم ہو جیسے:

ندیم آیا ہے۔ فرح گئی ہے۔

ماضی قریب بنانے کا طریقہ : ماضی مطلق کے آخر میں ”ہے“ لگا دینے سے ماضی قریب بن جاتی ہے۔

”آنا“ مصدر سے ماضی قریب کی گردان

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
وہ آیا ہے	وہ آئے ہیں	تو آیا ہے	تم آئے ہو	میں آیا ہوں	ہم آئے ہیں
وہ آئی ہے	وہ آئی ہیں	تو آئی ہے	تم آئی ہو	میں آئی ہوں	ہم آئی ہیں

(۳) ماضی بعید : وہ فعل ہے جس سے کسی کام کا کرنا یا ہونا دیر کے گزرے ہوئے زمانے میں معلوم ہو جیسے: متیم نے لکھا تھا۔
ماضی بعید بنانے کا طریقہ : ماضی مطلق کے آخر میں ”تھا“ لگا دینے سے ماضی بعید بن جاتی ہے۔

”جانا“ مصدر سے ماضی بعید کی گردان

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
وہ گیا تھا	وہ گئے تھے	تو گیا تھا	تم گئے تھے	میں گیا تھا	ہم گئے تھے
وہ گئی تھی	وہ گئی تھیں	تو گئی تھی	تم گئی تھیں	میں گئی تھی	ہم گئی تھیں

(۴) ماضی شکئیہ : وہ فعل ہے جس سے کسی کام کے کرنے یا ہونے کا گزرے ہوئے زمانے میں شک معلوم ہو۔ جیسے: اس نے خط لکھا ہوگا۔
ماضی شکئیہ بنانے کا طریقہ : ماضی مطلق کے آخر میں ”ہوگا“ لگا دینے سے ماضی شکئیہ بن جاتی ہے۔

”لکھنا“ مصدر سے ماضی شکئیہ کی گردان

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
اس نے لکھا ہوگا	انہوں نے لکھا ہوگا	تو نے لکھا ہوگا	تم نے لکھا ہوگا	میں نے لکھا ہوگا	ہم نے لکھا ہوگا
"	"	"	"	"	"

(۵) ماضی تمنائی : وہ فعل ہے جس سے گزرے ہوئے زمانے میں کسی کام کی آرزو، تمنا یا شرط معلوم ہو جیسے: کاش وہ محنت کرتا۔ اگر وہ آتا۔
ماضی تمنائی یا شرطیہ بنانے کا طریقہ : مصدر کے آخر میں ”نا“، ”تا“ لگا دیتے ہیں اور شروع میں ”کاش“ یا ”اگر“ لگا دیتے ہیں۔ اس طرح ماضی تمنائی یا شرطیہ بن جاتی ہے۔

”پڑھنا“ مصدر سے ماضی تمنائی کی گردان

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
کاش! وہ پڑھتا	کاش! وہ پڑھتے	کاش! تو پڑھتا	کاش! تم پڑھتے	کاش! میں پڑھتا	کاش! ہم پڑھتے
کاش! وہ پڑھتی	کاش! وہ پڑھتیں	کاش! تو پڑھتی	کاش! تم پڑھتیں	کاش! میں پڑھتی	کاش! ہم پڑھتیں

”پڑھنا“ مصدر سے ماضی شرطیہ کی گردان

	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
مذکر	اگر وہ پڑھتا	اگر وہ پڑھتے	اگر تو پڑھتا	اگر تم پڑھتے	اگر میں پڑھتا	اگر ہم پڑھتے
مؤنث	اگر وہ پڑھتی	اگر وہ پڑھتیں	اگر تو پڑھتی	اگر تم پڑھتیں	اگر میں پڑھتی	اگر ہم پڑھتیں

(۶) ماضی استمراری : وہ فعل ہے جس سے کسی کام کا کرنا یا ہونا گزرے ہوئے زمانے میں لگاتار اور مسلسل معلوم ہو جیسے : وہ لکھتا تھا۔
ماضی استمراری بنانے کا طریقہ : مصدر کے آخر سے ”نا“ ہٹا کر ”تا تھا“ یا ”رہا تھا“ لگا دینے سے ماضی استمراری بن جاتی ہے۔

”دوڑنا“ مصدر سے ماضی استمراری کی گردان

	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
مذکر	وہ دوڑتا تھا	وہ دوڑتے تھے	تو دوڑتا تھا	تم دوڑتے تھے	میں دوڑتا تھا	ہم دوڑتے تھے
	یا	یا	یا	یا	یا	یا
	وہ دوڑ رہا تھا	وہ دوڑ رہے تھے	تو دوڑ رہا تھا	تم دوڑ رہے تھے	میں دوڑ رہا تھا	ہم دوڑ رہے تھے
مؤنث	وہ دوڑتی تھی	وہ دوڑتی تھیں	تو دوڑتی تھی	تم دوڑتی تھیں	میں دوڑتی تھی	ہم دوڑتی تھیں
	یا	یا	یا	یا	یا	یا
	وہ دوڑ رہی تھی	وہ دوڑ رہی تھیں	تو دوڑ رہی تھی	تم دوڑ رہی تھیں	میں دوڑ رہی تھی	ہم دوڑ رہی تھیں

فعل حال : وہ فعل ہے جس سے کسی کام کا کرنا یا ہونا موجودہ زمانے میں معلوم ہو جیسے : قویہ کتاب پڑھتی ہے۔ فریدہ مضمون لکھ رہی ہے۔
فعل حال بنانے کا طریقہ : مصدر کے آخر سے ”نا“ ہٹا کر ”تا ہے“ لگا دینے سے فعل حال اور ”رہا ہے“ لگا دینے سے فعل حال جاری بن جاتا ہے۔

”کھیلنا“ مصدر سے فعل حال اور فعل حال جاری کی گردان

	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
مذکر	وہ کھیلتا ہے	وہ کھیلتے ہیں	تو کھیلتا ہے	تم کھیلتے ہو	میں کھیلتا ہوں	ہم کھیلتے ہیں
	وہ کھیل رہا ہے	وہ کھیل رہے ہیں	تو کھیل رہا ہے	تم کھیل رہے ہو	میں کھیل رہا ہوں	ہم کھیل رہے ہیں
مؤنث	وہ کھیلتی ہے	وہ کھیلتی ہیں	تو کھیلتی ہے	تم کھیلتی ہو	میں کھیلتی ہوں	ہم کھیلتی ہیں
	وہ کھیل رہی ہے	وہ کھیل رہی ہیں	تو کھیل رہی ہے	تم کھیل رہی ہو	میں کھیل رہی ہوں	ہم کھیل رہی ہیں

فعل مستقبل : وہ فعل ہے جس سے کسی کام کا کرنا یا ہونا آئندہ زمانے میں معلوم ہو جیسے : رضوان ملتان جائے گا۔
فعل مستقبل بنانے کا طریقہ : مصدر کے آخر سے ”نا“ ہٹا کر ”ے گا“ لگا دینے سے فعل مستقبل بن جاتا ہے۔

”لکھنا“ مصدر سے فعل مستقبل کی گردان

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
وہ لکھے گا	وہ لکھیں گے	تو لکھے گا	تم لکھو گے	میں لکھوں گا	ہم لکھیں گے
وہ لکھے گی	وہ لکھیں گی	تو لکھے گی	تم لکھو گی	میں لکھوں گی	ہم لکھیں گی

فعل مضارع : وہ لکھتا ہے جس سے کسی کام کا کرنا یا ہونا موجودہ اور آئندہ زمانے میں معلوم ہو جیسے: عدنان آئے۔ آئے فعل مضارع ہے۔
فعل مضارع بنانے کا طریقہ : مصدر کے آخر سے ”نا“ ہٹا کر ”ئے“ لگا دینے سے فعل مضارع بن جاتا ہے۔

”کھانا“ مصدر سے فعل مضارع کی گردان

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
وہ کھائے	وہ کھائیں	تو کھائے	تم کھاؤ	میں کھاؤں	ہم کھائیں

فعل امر : وہ لکھو جس سے کسی کام کے کرنے یا ہونے کا حکم معلوم ہو جیسے: تو آ۔ تم کھاؤ۔
فعل امر بنانے کا طریقہ : مصدر کے آخر سے ”نا“ ہٹا کر جو باقی بچے فعل امر واحد حاضر کا صیغہ ہوگا۔ فعل امر کے حقیقت میں دو صیغے واحد حاضر اور جمع حاضر ہوتے ہیں کیونکہ حکم حاضر اور موجود کو دیا جاتا ہے چنانچہ باقی صیغے فعل مضارع کے استعمال کیے جاتے ہیں۔ جیسا کہ گردان سے ظاہر ہے۔

”آنا“ مصدر سے فعل امر کی گردان

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
وہ آئے	وہ آئیں	تو آ	تم آؤ	میں آؤں	ہم آئیں

فعل نہی : وہ لکھو جس سے کسی کام کے نہ کرنے یا نہ ہونے کا حکم معلوم ہو جیسے: تو نہ جا۔ تم مت آؤ۔
فعل نہی بنانے کا طریقہ : فعل امر کے شروع میں ”نہ“ یا ”مت“ لگا دینے سے فعل نہی بن جاتا ہے۔ اس کی حالت بھی فعل امر کی طرح ہے۔

”لکھنا“ مصدر سے فعل نہی کی گردان

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
وہ نہ لکھے	وہ نہ لکھیں	تو مت لکھ	تم مت لکھو	میں نہ لکھوں	ہم نہ لکھیں

فعل لازم : وہ لکھتا ہے جو صرف فاعل کو چاہیے جیسے: ندیم ہنسا۔ گھوڑا دوڑا۔ ان دونوں جملوں میں ”ہنسا“ اور ”دوڑا“ دونوں فعل لازم ہیں کیونکہ ندیم اور گھوڑا دونوں فاعل ہیں جن کے ذکر کر دینے کے بعد فعلوں کے معانی پورے ہو گئے۔ آیا۔ گیا۔ دوڑا۔ چلا۔ ہنسا۔ رویا۔ بھاگا وغیرہ سب فعل لازم ہیں۔

فعل متعدی : وہ لکھتا ہے جو فاعل کے ساتھ مفعول بھی چاہیے جیسے: استاد نے سبق پڑھایا۔ اس جملے میں ”پڑھایا“ فعل متعدی ہے۔
استاد فاعل ہے جس کے ذکر کرنے کے بعد سبق جو مفعول ہے کے ذکر کیے بغیر فعل کے معنی مکمل نہیں ہوتے۔ چنانچہ لکھا۔ پڑھا۔ کھایا۔ پیا۔

بیٹھا۔ دیکھا وغیرہ سب فعل متعدی ہیں۔

فعل معروف : وہ فعل ہے جس کا فاعل معلوم ہو جیسے طاہرہ آئی۔ اس جملے میں ”آئی“ فعل معروف ہے کیونکہ اس کا فاعل ”طاہرہ“ معلوم ہے۔
فعل مجہول : وہ فعل ہے جس کا فاعل معلوم نہ ہو جیسے: ”خط لکھا گیا“ اس جملے میں ”لکھا گیا“ فعل مجہول ہے۔ کیونکہ اس کا فاعل معلوم نہیں ہے۔ فعل مجہول جس اسم پر واقع ہوتا ہے اسے نائب فاعل یا مفعول مالم یسم فاعلہ کہتے ہیں۔ فعل مجہول ہمیشہ فعل متعدی سے بنتے ہیں۔
 فعل لازم سے مجہول نہیں بنتا۔

فعل مجہول بنانے کا طریقہ : جس مصدر سے فعل مجہول بنانا ہو پہلے اس مصدر کو مصدر مجہول بنالیں جس کا طریقہ یہ ہے کہ اس مصدر کی ماضی مطلق کے آخر میں ”جانا“ لگا کر پہلے مصدر مجہول بنایا جائے اس کے بعد مذکورہ بالا طریقوں سے تمام قسم کے فعل مجہول بن جائیں گے جیسے: لکھنا مصدر سے فعل مجہول بنانے کے لیے اس مصدر کو مجہول بنایا ”لکھا جانا“ جس سے مثلاً ”لکھا گیا“ ماضی مطلق مجہول بن گئی اسی طرح دوسرے افعال بھی مجہول بن جاتے ہیں۔

فعل تام : وہ فعل ہے جو اگر فعل لازم ہے تو فاعل کا ذکر کر دینے کے بعد اس کے معنی مکمل ہو جائیں جیسے: سعید آیا۔ یہاں آیا ”فعل تام“ ہے۔ سعید ”فاعل“ کے ذکر کر دینے کے بعد اس کے معنی پورے ہو گئے۔ اور اگر فعل متعدی ہے تو فاعل اور مفعول دونوں کا ذکر کر دینے کے بعد اس کے معنی مکمل ہو جائیں جیسے: اسلم نے خط لکھا۔ اس جملے میں لکھا ”فعل تام“ ہے کیونکہ اسلم ”فاعل“ اور خط ”مفعول“ کے بعد معنی مکمل ہو گئے۔ ایسے فعل تام کہلاتے ہیں۔

فعل ناقص : وہ فعل ہے جس کے ساتھ ایک اسم ذات کا ذکر کرنے کے بعد جب تک دوسرے اسم صفت کا ذکر نہ کیا جائے اس کے معنی مکمل نہ ہوں جیسے: ندیم نیک ہے۔ ”ہے“ فعل ناقص ہے ندیم کے اسم کا ذکر کرنے کے بعد جب تک ”نیک“ اسم صفت کا ذکر نہیں کیا گیا اس کے معنی مکمل نہیں ہوئے۔

فعل ناقص یہ ہیں : ہے۔ ہیں۔ ہوا۔ ہوئے۔ ہوگا۔ ہوگی۔ ہوں گیں۔ تھیں۔ رہا۔ بنا۔ نکلا۔ سہی وغیرہ

حروف

حرف : ایسا کلمہ جو اکیلا تو کوئی واضح معنی نہیں رکھتا لیکن جملے میں الفاظ کے باہمی ربط وغیرہ کے کام آتا ہے۔ جیسے نمازی مسجد میں ہے۔ اس جملے میں لفظوں کا تعلق ”میں“ کی وجہ سے ہے اگر یہ نہ ہو تو جملہ بے جوڑ ہو جائے اور ”میں“ حرف ہے۔

حرف کی قسمیں

حرف جار : وہ حرف ہے جو فعل کا تعلق فاعل کے ساتھ اور اسم کا خبر کے ساتھ ربط پیدا کرے۔ اسے حرف جار یا جر کہتے ہیں۔ جس اسم کے ساتھ وہ آتا ہے اسے اسم مجرور کہتے ہیں۔

حروف جار یہ ہیں : میں۔ سے۔ تک۔ اوپر۔ پر۔ لیے۔ واسطے۔ آگے۔ پیچھے۔ نیچے۔ اوپر۔ اندر۔ باہر۔ درمیان۔ پاس وغیرہ۔
حرف عطف : وہ حرف ہے جو دو اسموں یا دو جملوں کو آپس میں ملا دے مثلاً قلم و کتاب میں ”و“ حرف عطف ہے۔ حرف عطف سے

پہلے اسم کو معطوف علیہ اور دوسرے کو معطوف کہتے ہیں۔
 حروف مصطفیٰ یہ ہیں : ا۔ اور۔ پھر بعض اذکار کے "کر" اور "کے" کو بھی حروف مصطفیٰ میں شمار کیا ہے لیکن یہ حرف دو فعلوں کو آپس میں
 ہیں۔ مثلاً سعید آیا اور کھانا کھا کر چلا گیا۔ اسلم آ کے چلا گیا۔ دوسرے عطف کا استعمال ایسے ہے۔ شب و روز۔ اسلم و محمود۔ فوزیہ پھر انیقہ۔
 حروف علت : وہ حروف جو کسی وجہ یا سبب کو ظاہر کریں جیسے : کیونکہ۔ اس لیے۔ بدیں سبب۔ بنا بریں۔ لہذا۔ پس۔ بایں وجہ۔ تاکہ۔ چنانچہ۔
 حروف اضافت : وہ حروف ہیں جو دو اسموں کا آپس میں تعلق پیدا کریں مثلاً کا۔ کے۔ کی۔ را۔ رے۔ ری۔
 حرف بیان : وہ حرف ہے جو کسی وضاحت کے لیے استعمال کیا جائے۔ وہ حرف "کہ" ہے۔ مثلاً استاد نے شاگرد سے کہا کہ سیتی پڑھو۔
 حروف تشبیہ : وہ حروف ہیں جو ایک چیز کو دوسری چیز جیسا ظاہر کرنے کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔ جیسے : مانند۔ طرح۔ صورت۔
 جیسا۔ ہو بہو۔ مثل۔

متضاد الفاظ

متضاد : ان الفاظ کو کہتے ہیں جو ایک دوسرے کے مخالف معنی میں استعمال کیے جائیں جیسے دکھ کا متضاد مسکھ ہے۔

لفظ	۱. متضاد	لفظ	متضاد	لفظ	متضاد	لفظ	متضاد
آغاز	انجام	زبردست	زیر دست	اکثریت	اقلیت	طول	عرض
حاکم	محکوم	شام	صبح	آزادی	غلامی	شریف	رذیل
آباد	برباد۔ ویران	حاضر	غائب	امانت	خیانت	تاریک	روشن
التقدم	تاخیر	خٹک	تر	رغبت	نفرت	راحت	رنج
قوت	ضعف	موافق	مخالف	قرب	بعد	اتفاق	نفاق
فقیری	امیری	سزا	جزا	یگانہ	بے گانہ	عام	خاص
دین دار	بے دین	کثیر	قلیل	دوستانہ	مخالفانہ	سرد	گرم
نشیب	فراز	عروج	زوال	ہموار	ناہموار		

مترادف : ایک ہی معنی رکھنے والے مختلف الفاظ آپس میں مترادف کہلاتے ہیں جیسے دکھ کا مترادف تکلیف ہے۔

الفاظ	مترادف	الفاظ	مترادف	الفاظ	مترادف
توکل	بھروسہ۔ اعتماد	حُب	محبت۔ الفت	داستان	حکایت۔ قصہ
ظلمت	تاریکی۔ تیرگی۔ اندھیرا	فراخ	کشادہ۔ وسیع	مسرت	انبساط۔ خوشی
عسرت	تنگی۔ تنگ دستی۔ غربت	دانا	عاقل۔ دانش مند	رغبت	شوق۔ خواہش
آسائش	راحت۔ آرام	علامات	نشانات۔ آثار	مدح	تعریف۔ ستائش

خطوط نویسی

ہدایات

- (۱) خط ایک تحریری ملاقات ہے جس سے ہم اپنے اپنے حالات ایک دوسرے کو بتاتے ہیں۔ اسی وجہ سے خط کو آدمی ملاقات کہا جاتا ہے۔ اگرچہ ہم ایک دوسرے کو دیکھ نہیں پاتے مگر اپنے اور دوسرے کے حالات سے آگاہ ہو جاتے ہیں۔
- (۲) خط لکھتے وقت یوں سمجھیے کہ آپ جیسے خط لکھ رہے ہیں وہ آپ کے سامنے بیٹھا ہوا ہے اور آپ کی باتیں فوراً سن رہا ہے۔ اس لیے اس کی بزرگی یا خور دی کا لحاظ رکھتے ہوئے بات کرنی چاہیے۔
- (۳) کچھ آپ لکھنا یا کہنا چاہتے ہیں وہ مختصر الفاظ میں لکھیں تاکہ اپنا اور دوسرے کا وقت ضائع نہ ہو۔
- (۴) اندر میں کوئی فضول بات نہ لکھیں۔ مطلب کی باتیں لکھیں اور جو کچھ لکھیں صاف اور خوش خط لکھیں۔
- (۵) خط کو چھوٹے چھوٹے جملوں میں مرتب کرنا چاہیے۔ لمبے فقرات اکثر الجھن کا باعث ہوتے ہیں۔ تحریر میں بھدا پن پیدا ہو جاتا ہے۔
- (۶) خدا کے آغاز میں پیشانی پر بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھیے۔
- (۷) خط کی پیشانی کے دائیں طرف اپنا مختصر پتہ لکھیے جیسے:

۱۹۹۱۔ شاد باغ، منڈی بہاؤ الدین۔ اس کے نیچے تاریخ درج کیجیے جیسے:

۵۔ فروری ۲۰۰۰ء

نوٹ : خط و مکتوب کہتے ہیں اور لکھنے والے کو کاتب۔ جسے خط لکھا جائے اسے مکتوب الیہ۔

خط کے حصے

عموماً خط مندرجہ ذیل حصوں پر مشتمل ہوتا ہے:

- (۱) مقام روائگی اور تاریخ (۲) القاب (۳) آداب و تسلیمات (۴) خط کا مضمون (۵) اختتام مکتوب
- (۶) کاتب یا خط لکھنے والے کا نام اور پتہ (۷) مکتوب الیہ کا پتہ

القاب و آداب

مکتوب الیہ	القاب و آداب	خاتمہ
والد	محترم ابا جان! السلام علیکم۔	آپ کا بیٹا
والدہ	محترمہ امی جان! السلام علیکم۔	آپ کا بیٹا
چچا	محترم چچا جان! السلام علیکم۔	آپ کا بھتیجا
چچی	محترمہ چچی جان! السلام علیکم۔	آپ کا بھتیجا